سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کرو اور ہمیشہ نیک ظن رکھو

اس سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے اور جماعت میں قوت پیدا ہوتی ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ اِس وقت اخلاقی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرتے ہیں اور نیک ظن نہیں کرتے بلکہ ایسے ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتے اور اگر کوئی وہی عیوب انکی طرف منسوب کرے تو انکو سخت ناگوار معلوم ہو۔ پس اوّل یہ ضروری بات ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کرے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جائے کیونکہ اس سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے اور آپس میں میل جول بڑھنے سے جماعت میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دوسرے دل کو نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا اور خود انسان بھی دوسرے عیوب حسد، کینہ، بغض وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی نسبت کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ مشکلات کے وقت اپنے اوقات، مال، طاقت کو دوسرے کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا کچھ بھی توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں گرفتار ہو تو اس کیلئے اپنے مال کا کچھ حصہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی آیا ہے کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈال لو اور اپنے ہمسایہ کو بھی دو۔ دیکھو کس قدر تاکید ہمدردی کی ہے مگر برخلاف اس کے آجکل اس حدیث کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں مگر ہمسایہ سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ رہتا ہو بلکہ تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلے پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہی ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو اور ہمدردی کے کسی پہلو سے بھی ان سے دریغ نہ کرو۔"

(تقریر حضرت اقدس جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

—• حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اب طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

—• ربوہ ۲۳ اپریل۔ آج مورخہ ۲۳ اپریل بروز جمعہ شام کے پونے نو بجے تربیتی کلاس کے اجلاس میں جو بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں منعقد ہوگا۔ سوال و جواب کا پروگرام ہوگا۔ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف سوالات کے جوابات دیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(منتظم تربیتی کلاس)

عزیز عبدالسلام اختر جو چند روز بسلسلہ علاج لاہور آئے ہوئے تھے گھٹیالیاں واپس چلے گئے ہیں۔ ان کو ٹیفائڈ کے بعد آرام کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ جس کی وجہ سے انتڑیوں میں کچھ خرابی پیدا ہو گئی۔ اور اب ذیابیطس کا مرض بھی لاحق ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ۵۰ پونڈ وزن کم ہو گیا ہے ان کو آرام اور باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

—• ربوہ ۲۳ اپریل۔ دو دن دھوپ نکلنے کے بعد کل سے یہاں مطلع پھر ابر آلود ہو گیا ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ اپریل ۶۵ء

پردہ

آج بعض غیر اسلامی تبدیلیاں جو ہم نے اپنے معاشرہ میں کر لی ہیں تو ان کے جواز کے لئے طرح طرح کے دلائل دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ دلیل ہے کہ زمانہ کی ہوا ہی ایسی ہے ہمیں زمانہ کے ساتھ چلنا ہے اس لئے وہی کرنا پڑتا ہے جو دوسرے کرتے ہیں۔ چنانچہ رسومات کے متعلق اکثر یہی دلیل دی جاتی ہے یہ دلیل دوسرے لوگ دیں تو ہمیں گو اس پر بھی اعتراض ہے لیکن ایک احمدی کے لئے تو ایسی دلیل دینا نہایت ہی غیر معقول ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم نے زمانہ کے ساتھ ہی چلنا تھا تو ہم احمدی ہی کیوں ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مبعوث ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ وہ غیر اسلامی معاشرہ کو ختم کر کے اسلامی معاشرہ دنیا میں قائم کریں۔ اور ہم نے آپ کو اسی لئے مانا ہے کہ جو آپ ہمارے لئے تجویز کریں گے اسی کو ہم اختیار کریں گے کیونکہ ہم نے آپ کو اسی لئے مانا ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ آپ سچا اسلام دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور ہم سچے اسلام پر چلنا چاہتے ہیں۔

مستورات کے پردہ کے متعلق اسلام کے جو احکام ہیں وہ واضح ہیں اور ہر احمدی دوست ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اسلئے بعض لوگ جو پردے کے متعلق یہ عذر کرتے ہیں کہ مثلاً طالبات کے لئے پردہ تعلیم میں حارج ہے اس لئے مسلمان طالبات پردہ نہیں کرتیں اور چونکہ باقی نہیں کرتیں تو احمدی طالبات کو اس کا پابند نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ وجہ بطور ایک مسلمان کے ہی نہیں بلکہ بطور ایک احمدی کے تو نہایت غیر معقول ہے۔ جب ہم نے وہی کرنا ہے جو دوسرے کرتے ہیں تو ہمارے احمدی ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ جب ایک احمدی کے لبوں پر ایسی بات آتی ہے تو اس کا مطلب یہ سمجھنا کہ کہنے والے کے اندر ایمان ڈول گیا ہے غلط نہیں ہو سکتا جماعت احمدیہ تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ پردہ ایک اسلامی اصول ہے۔ ہم نے اس اصول کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اگر اسلام کا یہ اصول غلط ہے تو باقی اصول بھی صحیح نہیں ہیں۔ اگر ہم اس اصول کو چھوڑتے ہیں تو باقی اصولوں کو بھی ترک کر دیں گے۔ آج ہم کہتے ہیں کہ پردہ ضروری نہیں ہے تو کل ہم یہ بھی کہہ دیں گے کہ مخلوط ناچ اور مخلوط غسل بھی جائز ہے۔ کیونکہ زمانہ کی روش ہی ایسی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے ان حدود تک پہنچ جائیں گے جہاں مغربی تہذیب نے یورپ والوں کو پہنچا دیا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک واقعہ اپنی شادت والی تقریر میں بیان فرمایا ہے جس میں ایک احمدی طالبہ کی غلط روش کا ذکر ہے۔

ایک احمدی کے لئے شعائر اسلام کے کسی جزو کو چھوڑنا دوسروں کی نسبت زیادہ قابلِ مواخذہ ہے۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

تم زمین کا نمک ہو اگر نمک
کی نمکینی جاتی رہے تو وہ
کس چیز سے نمکین کیا جائیگا۔

آج جماعتِ احمدیہ اس دعوےٰ کے ساتھ اٹھی ہے کہ اس کو اللہ تعالےٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے اس لئے اگر جماعتِ احمدیہ کا کوئی فرد یا افراد اسلامی شعائر کی توہین کرتا ہے تو گویا وہ خود اپنی ہی نہیں تمام سلسلہ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تردید کرتا ہے تاہم ہر احمدی کو یہ جان لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی سنت یہ ہے کہ اگر کوئی قوم جس کو وہ چنتا ہے اس کا کام نہیں کرتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسروں کے ذریعہ اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ اس لئے جو لوگ پردہ کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں یہ قائم نہیں رہ سکتا ان کو یقین کر لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے کہ تجدید و احیائے دین ہو اس لئے اس کا کام ہو کر رہے گا اور اسلامی شعائر دنیا میں قائم ہو کر رہیں گے۔ مغربی تہذیب آج جو تمام خرابیوں کا منبع بنی ہوئی ہے مٹ کر رہے گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی اسی سنہ کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

”جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ قائم رہنا نظر نہیں آتا میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہیں تو پردہ قائم ہونا نظر نہیں آتا۔ اگر دُنیا ہمارے وعظ و نصیحت سے متأثر ہو کر بے پردگی سے باز نہیں آئیگی تو کیا تم سمجھتے ہو۔ اس زمین کو چکر دینا خدا کے اختیار سے باہر ہے۔ یہ بگڑی ہوئی دنیا جو آج تمہیں دکھائی دے رہی ہے۔ خدا اُسے ایک ایسا چکّر دے گا کہ یہ مجبور ہو گی اس بات پر کہ اسلام کے احکام پر عمل کرے۔ اور ہر قسم کی غلط آزادی کو خیرباد کہدے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے اہم تغیرّات مقدر ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی رات کو مومن سوئے گا اور صبح کو کافر اٹھے گا صبح کو کافر ہوگا اور رات اس پر ایسی حالت میں آئے گی جبکہ وہ مومن ہو گا۔ اس میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں جلد جلد تغیرّات رونما ہوں گے اور ایسے ایسے انقلاب پیدا ہوں گے جو انسانی قیاسات سے بالکل بالا ہوں گے۔ ایک شخص مومن ہونے کی حالت میں سوئے گا اور دہریہ بن کر اٹھے گا اور ایک دوسرا شخص دہریہ ہونے کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں آچکا ہوگا ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا کے حکم کے مطابق چلتے چلے جائیں اور اپنی اطاعت اور وفاداری کا نمونہ دکھا کر خدا تعالیٰ کے سچے سپاہی بنیں۔ اگر ایک فوج کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ سمندر میں اپنے گھوڑے ڈال دے تو سپاہیوں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اعتراض کریں اور کہیں کہ ہم سمندر میں اپنے گھوڑے کیوں ڈالیں ہماری جانوں کا اس میں خطرہ ہے اُن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بے دھڑک سمندر میں کود جائیں اور اپنے افسر کے حکم کو بجا لائیں اسی طرح ہمیں اگر روحانی فوج میں داخل ہونے کے بعد بعض ناقابلِ عبور سمندر نظر آتے ہیں یا وہ گڑھے نظر آتے ہیں جن میں گر کر ہماری پسلیاں چور چور ہو سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ہم سمندر کو عبور کر جائیں اور گڑھوں پر سے چھلانگ لگا کر گزر جائیں تو اگر خدا کا منشاء یہ ہوگا کہ وہ ہمیں زندہ رکھے اور ہمارے ذریعہ سے دنیا کے احیا کے سامان پیدا فرمائے تو پیشتر اس کے کہ ہم ان گڑھوں میں گریں خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اُتر کر انکو پُر کر دیں گے اور جب ہم پہنچیں گے وہ ہمیں گڑھے نہیں بلکہ ہموار اور سیدھا اور کھلا راستہ نظر آئے گا پس ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی آنکھیں بند کر کے چلتے چلے جائیں اور اس امر کی پرواہ نہ کریں کہ دنیا ہمارے متعلق کیا کہتی ہے جس خندق کو عبور کرنیکا خدا نے حکم دیا ہے وہ بہرحال عبور کی جائے گی اگر ہمارے لئے یہ مقدر ہے کہ ہم اس میں گر کر مر جائیں تو اس موت سے زیادہ ہمارے لئے خوشی کی چیز اور کوئی نہیں ہو سکتی اور اگر ہمارے لئے بچنا مقدر ہے تو کوئی خطرہ ہمارے ارادوں کو پست اور ہماری ہمتوں کو کوتاہ نہیں کر سکتا لیکن میں کہتا ہوں یہ خیال ہی غلط ہے کہ ہمارے رستے میں وہ گڑھے آنیوالے ہیں جو ہمیں ہلاک کر دیں گے اُن گڑھوں کو خدا کے فرشتے ہمارے پہنچنے سے پہلے پہلے ہی پُر کر دیں گے اور ہم سلامتی کیساتھ دنیا میں امن کا جھنڈا قائم کر کے رہیں گے یہ خدا کی تقدیر ہے جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ یہ عرش پر خدا کا وہ فیصلہ ہے جسے بدلنے کی کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا ہمارا کام دین کی عظمت اور اسکے جلال کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔“ (رپورٹ مجلس مشاورت ۲۳ء صفحہ ۵۴ تا ۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا وہی مقصد ہے جو تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد رہا ہے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے۔ وہ ہماری زندگیوں میں کس حد تک پورا ہوا ہے۔ اگر ہماری عملی زندگیوں میں وہ مقصد پورا نہیں ہوا تو گویا جہاں تک ہمارا اپنا تعلق ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور ہمارے دل کی زمین اور دل کا آسمان یعنی ہمارا اندرونی ماحول ابھی تک خدا تعالیٰ کے مسیح کے نور سے منور نہیں ہوا۔ جس نور نے ہزاروں خاکی وجودوں کو آسمان روحانیت میں پرواز کرنے والے طائران قدسی میں تبدیل کر دیا۔

اسلام اور احمدیت کا غلبہ کب ہوگا۔ اور قادیان کی واپسی کب ہوگی۔ یہ وہ سوال ہیں جو احمدی نوجوانوں کے قلوب میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کا غلبہ تو ہو چکا۔ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ ہاں ابھی ہم میں سے بعض نے اپنے دل کی مملکت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔

قادیان کی واپسی ہو کر رہے گی۔ ایک رنگ میں باطنی طور پر ہو بھی چکی ہے اور ہو رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں قادیان کی ظاہری واپسی ضرور اور بالضرور مقدر ہے۔ لیکن واپسی کا ایک رنگ یہ بھی ہے کہ ہم قادیان کے ماحول کو اپنے دلوں میں داخل کر لیں۔ یہ بھی قادیان ہی کی واپسی ہے۔ قادیان کو اپنے دل میں داخل کرنے کا مطلب قرآن کو اپنے دلوں پر وارد کرنا ہے۔ اور اسی باطنی واپسی کے ذریعہ اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ظاہری واپسی کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ انشاء اللہ۔ اسی لئے قادیان کی واپسی والے الہام میں خدمت قرآن کا خاص طور پر ذکر ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا الہام ہے۔

انّ الّذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد۔

کہ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تیرے سپرد کی ہے۔ وہ تجھے ضرور مرکز کی طرف لوٹائے گا۔

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا وہی مقصد ہے جو تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد رہا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ولقد بعثنا فی کلّ امۃ رسولاً ان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت۔ فمنھم من ھدی اللّٰہ ومنھم من حقّت علیہ الضلالۃ۔ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذّبین (النحل ۵)

یعنی ہم نے ہر قوم و امت میں رسول بھیجا۔ اور ہر رسول کی بعثت کے دو بڑے مقصد رہے ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے خالق و مالک کو پہچانو اور اس سے سچا تعلق پیدا کرو۔ کہ تمہارے دلوں کا دائمی سرور اسی میں مضمر ہے۔ دوسرا مقصد یہ رہا ہے کہ واجتنبوا الطاغوت یعنی طغیانی اور سرکشی کرنے والے شیطان کی پیروی سے بچو۔ یعنی آپس میں شہری سطح پر بھی اور ملکی سطح پر بھی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ایسا معاشرہ پیدا کرو۔ کہ کوئی فرد دوسرے فرد پر۔ کوئی ملک دوسرے ملک پر۔ کوئی قوم دوسری قوم پر طغیانی یا سرکشی نہ کرے۔ بلکہ صلح و امن کے ساتھ ایک دوسرے سے برتاؤ کریں۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ بعض لوگوں نے بعض اقوام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کو مان لیا۔ اور اس کے فوائد کو حاصل کر لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو ان دونوں مقاصد تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بھی پاک تعلق پیدا کر لیا۔ اور آپس میں بھی طغیانی اور سرکشی سے مجتنب رہ کر ایک پُر امن معاشرہ قائم کر لیا۔ لیکن بعض افراد یا بعض اقوام پر گمراہی کی فرد جرم ثابت ہوگئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کے تحت آگئے۔ خدا تعالیٰ کا یہ مواخذہ فردی سطح پر بھی ہوا۔ اور قومی سطح پر بھی ہوا۔ پس اے مسلمانو تم روئے زمین کی سیر کرکے دیکھو کہ کس طرح بعض افراد یا اقوام نے خدا کے قوانین و سنت کو ٹھکرایا۔ اور پھر اس کا وبال ان پر پڑا۔ دنیا میں ہر رنگ کا امن و امان خدا تعالیٰ نے اپنے جاری کردہ قوانین طبعی و شرعی کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جو لوگ ان کی فکری یا عملی تکذیب کرتے ہیں۔ ان سے قدرت انتقام لیتی ہے۔

آجکل اگر ہم مغربی ممالک کی سیر کریں تو بعض امور میں ہمیں نظر آئے گا۔ کہ ان لوگوں نے نادانستہ طور پر خدا تعالیٰ کے انبیاء کی تعلیموں پر عمل کیا اور عمل کر رہے ہیں۔ اور اس کا فائدہ انہیں مل رہا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے جو کہ انبیاء کی خالص اور مصفّٰی تعلیم کے حامل ہیں۔ ان امور کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور قعر ذلت میں گرتے چلے گئے۔ مثال کے طور پر فردی سطح کی دیانتداری کو لے لیں۔ انہوں نے اپنے اندر دیانتداری کو فردی اور قومی سطح پر قائم کیا۔ اور دنیا میں ترقی کر گئے۔ ہم لوگ باوجود اس کے کہ ہمارے ہاتھوں میں قرآن جیسی کتاب ہے اسے پس پشت ڈال رہے ہیں اور تباہ ہو رہے ہیں۔ مثلاً اس وقت پاکستان میں اشیائے خوردنی میں ملاوٹ اور بددیانتی اور رشوت ستانی کاجو دور دورہ ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے ہم باہم تقابل کرکے یہ نہیں دیکھتے کہ بعض امور میں المکذبین یعنی عملی طور پر انبیاء کے مقاصد کی تکذیب و تردید کرنے والے ہم لوگ ہیں اور اس کا وبال اٹھا رہے ہیں۔ اور اہل مغرب بعض امور میں انبیاء کے مقاصد اور ان کی تعلیموں کے مصدقین میں شامل ہیں۔ اور اس کی برکات کو حاصل کر رہے ہیں۔ اپنے ملک کے اساتذہ کو ہی لے لیجئے۔ امتحانوں کے بعد آپ سب کو یہ نظارہ نظر آتا ہوگا۔ کہ ہمارے ملک میں کس طرح ممتحنوں کا رات اور دن پیچھا کیا جاتا ہے۔ پھر بعض اساتذہ بھی ان باتوں میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتے کہ وہ کسی نا اہل طالب علم کو سفارش کی بناء پر پاس کر دیں۔ انگلستان میں آپ کو یہ صورتِ احوال ہرگز نظر نہ آئیگی اور یہ صرف اس لئے کہ بعض لوگوں نے صرف ظاہری نماز روزہ کو ہی دین سمجھ لیا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھا کہ یہ عبادات تو صرف انبیاء کے مقاصد کے حصول کے ذرائع ہیں اپنی ذات میں مقاصد نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام انبیاء کی بعثت کے یہ دو بڑے مقصد رہے ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ سے پاک اور دائمی قلبی تعلق استوار کرکے نورِ جنت حاصل کر لیں۔ دوم یہ کہ آپس میں فردی، ملکی، قومی۔ اور بین الاقوامی تمام سطحوں پر طغیانی سے بچیں۔ اور صلح و محبت اور امن و امان سے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بھی یہی دو بڑے مقاصد ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن شریف کے بڑے دو ہی حکم ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی“

پھر فرماتے ہیں:۔

”میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔“

(۲) بعثت مسیح موعود کے سلسلہ میں ان دو مقاصد کو قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے:۔

ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحقّ لیظھرہ علی الدّین کلّہ ولو کرہ المشرکون۔ (صف ۲)

تمام مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ یہ آیت بعثت مسیح موعود سے تعلق رکھتی ہے پھر یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بھی نازل ہوئی ہے۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ پیشگوئی کی ہے کہ ایک رسول مبعوث کیا جائے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ یہ پیشگوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے بھی ہے۔ اور آپ کے ظلِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ احمد رسول کی پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے ہی ہے۔ لیکن آپ کی

دونوں بعثتوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ بعثتِ اولیٰ پر بھی اور بعثتِ ثانیہ پر بھی لیکن اپنی تمام جزئیات و تفاصیل کے لحاظ سے آپؐ کی دوسری بعثت پر زیادہ چسپاں ہوتی ہے۔

اس آیت متذکرہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے اس احمدؐ رسول کی بعثت کے مقاصد بیان کئے ہیں اور جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں تمام مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ یہ آیت بعثتِ مسیح موعودؑ کے متعلق ہے۔

پہلا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں ہر شخص کو الھُدیٰ اور صحیح اور کامل راہنمائی حاصل ہو جائے۔ جو اُسے اُس کی زندگی کے حقیقی مقصد سے ہمکنار کر دے اور جیسا کہ مَیں پہلے واضح کر چکا ہوں انسانی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ سے کامل اور دائمی قلبی تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی طور پر اس کا معبود و مطلوب و مقصود ہو جائے اور باقی تمام مقاصد اس کے تابع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قسم کا ایمان اور یقین پیدا ہو جائے جسے حق الیقین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب میں اُتر آئے اور اس کے تعلق اور محبت کی حلاوت کو ہم اسی طرح سے محسوس کریں جس طرح ہم ظاہری حواس سے دوسری چیزوں کا یقین حاصل کرتے ہیں۔

چنانچہ ۱۸۹۱ء کی بات ہے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے خوب یاد ہے کہ مَیں نے اپنی نوٹ بُک میں اس کو لکھ رکھا ہے کہ جالندھر کے مقام پر ایک شخص نے حضرت اقدسؑ امام صادق حضرت میرزا صاحب کی خدمت میں سوال کیا کہ آپکی غرض دنیا میں آنے سے کیا ہے؟ - - - - - - - - -
آپ نے فرمایا کہ
"مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صا)

اسی مضمون کو حدیث شریف میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

لو کان الایمان معلّقاً بالثریّا لنالہ رجلٌ من ابناء فارس۔

کہ خدا تعالیٰ پر سچّا ایمان اور سچّا یقین جو تمام شکوک و شبہات۔ تمام بد اخلاقیوں و گناہوں سے کامل نجات بخشتا اور ظاہری و باطنی امن کا سرچشمہ ہے۔ اگر زمین سے مفقود ہو کر ثریّا تک بھی اونچا ہو جائے گا تو ایک فارسی الاصل شخص اس کو وہاں سے واپس لے آئے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایمان کے مقام سے مسلمانوں کے دل تنزّل کرتے کرتے اتنے نیچے چلے جائیں گے کہ ایمان و یقین گویا ثریا پر لٹکے ہوئے ہوں گے۔ تب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس آسمانی ثریا کو تیزی کے ساتھ زمین کی طرف گرائے گا کہ اصل زمین اس ثریا کے روحانی نور یعنی ایمان و یقین باللہ کے زیور سے آراستہ ہو جائیں گے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں قرآن کریم میں اس طرح کیا ہے کہ

والنّجم اذا ھوی۔
ما ضلّ صاحبکم وما
غوی وما ینطق عن الھوٰی
ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ۔

کہ ایک زمانہ میں ثریا تیزی سے زمین کی طرف رجوع کرے گی اور اہلِ زمین کو منوّر کر دیگی اور اس آسمانی گواہی سے یہ روزِ روشن کی طرح سے ظاہر ہو جائے گا کہ محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے جو ہر قسم کی ضلالت و غوایت اور رشک و شبہات اور ہلاکت و خسران سے پاک ہے۔ دنیا کے فلسفوں کی طرح یہ کسی انسان کے ہوا و ہوس سے پُر دماغ کی اختراع نہیں بلکہ خالق فطرت کی طرف سے نازل کردہ وحی ہے۔ (باقی)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۰ر اپریل ۱۹۶۵ء کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گولبازار نے اپنے زعیم مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب تین سال تک زعیم کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے بعد کاروبار کے سلسلہ میں ربوہ سے وارد ضلع لاڑکانہ تشریف لے گئے ہیں۔

اِس تقریب میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مجلس گولبازار کی طرف سے خاکسار نے الوداعی ایڈریس پیش کیا نیز مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی مختصر تقاریر فرمائیں جن میں مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی خدمات نیک نمونے اور للّٰہیت کی بہت تعریف کی۔ مکرم خواجہ صاحب کی جوابی تقریر اور شکریہ کے بعد محترم صاحب صدر نے بھی حاضرین سے خطاب فرما کر مکرم خواجہ صاحب کے جذبۂ خدمت کو سراہا اور خدام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں محترم صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ الوداعی تقریب اختتام پذیر ہوئی +

(محمود احمد قائمقام زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ)

دعائیہ نظم

بتقریب روانگی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

برائے سفر مغربی افریقہ

مرزا مبارک احمد فضل عمر کے پیارے
تبلیغِ دیں کی خاطر پردیس کو سدھارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

پیغامِ دینِ احمد ہر قوم کو یہ دیں گے
اونچے کریں گے ہر جا اسلام کے منارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

طوفانِ دہریّت میں ہے نوح کی یہ کشتی
تیرے ہی فضل سے یہ کشتی لگے کنارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

اپنی پناہ میں رکھیو سفر و حضر میں ان کو
لنگر اٹھا رہے ہیں اللہ ترے سہارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

مغرب کی وادیوں میں بن کر یہ مہرِ انور
تیرہ دلوں کو یکسر کر دیں یہ ماہ پارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

تاریک برِّ اعظم پھر اِن سے جگمگائے
رہبر بنیں یہ ان کے جیسے فلک کے تارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

فتح و ظفر کا پرچم لہرائیں سب جہاں پر
اور بامراد آئیں پھر درمیاں ہمارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

اے واحدِ یگانہ نکلے ہیں تیری خاطر
پوتے مسیح کے ہیں اور محمود کے دلارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

شبّیرِ غمزدہ کی ساری دعائیں سُن لے
تُو ربِّ ذوالمنن ہے تیرے ہیں سب سہارے
یہ روز کر مُبارک سبحان من یّرانی

خاکسار شبّیر احمد
وکیل المال اوّل تحریک جدید

میرے چچا جان مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم

مکرم مجیب الرحمان صاحب درد

ہمارے چچا جان مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم جب سے ہم نے ہوش سنبھالا مشرقی پاکستان میں مقیم تھے۔ کبھی تین چار سال بعد ادھر کا چکر لگا جاتے۔ اس لئے مجھے زیادہ عرصہ ان کے ساتھ رہنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تاہم جو وقت بھی ان کے ساتھ رہا ہوں اس کے نقوش کچھ اتنے گہرے ہیں کہ یوں لگتا ہے جیسے کل ہی کا واقعہ ہو۔ باوجود دُور رہنے کے صرف چند دنوں کی ملاقات سے دوسرے پر ایک نہ مٹنے والا اثر چھوڑ جانا یہی ان کی شخصیت کا کمال تھا۔

آپ نہایت بامذاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ تکلّف اور تصنّع نام تک کو نہ تھا۔ باوجود دولت مند ہونے کے نہایت سادہ مزاج اور دل کے حلیم تھے۔ بعض اوقات انسان دولت کی فراوانی سے مغرور اور غریبوں سے متنفّر ہو جاتا ہے لیکن چچا جان میں اس کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہمیشہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں سے پیار۔ محبّت اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ دوسرے کے جذبات کا خاص خیال رکھتے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی کی دل شکنی ان کو گوارا ہی نہیں۔

ایک دفعہ آپ ایک بڑے افسر سے ملاقات کرنے جا رہے تھے۔ مجھے کہنے لگے چلو! تمہیں بھی ملا لاؤں۔ یہ سُن کر ایک اور عزیز بھی ساتھ چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس کا لباس اس وقت ..... بہت زیادہ گندہ تھا لیکن آپ نے کچھ کہنا تو درکنار ماتھے پر بل تک نہیں آنے دیا۔ جب اس آدمی کے مکان پر پہنچے تو کہنے لگے "تم دونوں ذرا موٹر ہی میں بیٹھو میں دیکھ لوں وہ گھر بھی ہے یا نہیں!" یہ کہہ کر جو گئے تو آدھ گھنٹہ بعد واپس آئے اور اپنے گھر کی طرف چل پڑے۔ میں حیران کہ مجھے ساتھ کس لئے لائے تھے؟ اسی الجھن میں تھا کہ گھر پہنچ گئے۔ آتے ہی آپ نے اپنے نئے بوٹ اس عزیز کو دیئے اور فرمانے لگے "دیکھو جب کسی سے ملنے جانا ہو تو لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اگر تمہارا لباس ..... بہت زیادہ گندہ نہ ہوتا تو میں (میری طرف اشارہ کر کے) اسے بھی اپنے دوست سے ملا لاتا۔" تب میری اُلجھن دُور ہوئی۔ ظاہر ہے اگر مجھے ساتھ لے جاتے اور اس عزیز کو موٹر میں بیٹھا چھوڑ جاتے تو اس کی دل شکنی ہوتا تھی لیکن اس طرح آپ نے گویا سانپ بھی مار دیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔

غریبوں کی مدد اور دلجوئی آپ کا شیوہ تھا لیکن دکھاوے اور تصنّع سے بکلّی پاک۔ ایک دفعہ گھر میں بیٹھے باتیں ہو رہی تھیں کہ کسی نے آپ سے کہا:۔

آپ صدقہ وخیرات بھی کر دیا کریں۔

اس پر فرمانے لگے کہ اپنی آمدنی کے لحاظ سے میں جس قدر صدقہ وخیرات کرتا ہوں اگر وہ لوگوں کو بتانا شروع کر دوں تو شاید بعض مجھے پاگل کہیں۔ اس معاملہ میں میرا اصول یہ ہے کہ جو کچھ کسی کی امداد کرنا ہو چپکے سے کر دینی چاہیئے۔

خدمتِ خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ "LIONS INTERNATIONAL CLUB" کے بڑے سرگرم ممبر تھے۔ کچھ عرصہ اس کلب کی چٹاگانگ برانچ کے ڈپٹی گورنر بھی رہے اور حسن کارکردگی کی سندات بھی حاصل کیں۔ ایک دفعہ اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ ایسی عالمی شہرت کی ایسوسی ایشن میں ہماری جماعت کے لوگوں کو ضرور شرکت کرنی چاہیئے اس سے تبلیغ کا بہت موقعہ ملتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کی محبّت بے تکلّفی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ چٹاگانگ کی جماعت میں گو عہدہ تو آپ کے پاس کوئی نہ تھا لیکن پھر بھی جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی لیا کرتے تھے۔ وہاں کے احمدی احباب کو نماز باجماعت اور دوسرے جماعتی اُمور کی طرف اکثر توجہ دلایا کرتے تھے۔ پچھلے ایک سال سے تو عملاً تمام دنیوی امور سے قطع تعلق کر چکے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی آخری سفر کے لئے تیاری کر رہے ہوں ..... اور واقعی آخر اچانک بغیر کسی بیماری کے لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب افرادِ خاندان کو یہ صدمۂ عظیم برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمارا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

دو غیر ملکی احمدی بہنوں کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

۱۵ر فروری ۱۹۶۵ء بروز سوموار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام محترمہ والدہ صاحبہ عثمان چینی صاحب اور محترمہ مس جمیلہ کوپ مین صاحبہ جو کہ علی الترتیب چین اور جرمنی سے ربوہ آئی ہوئی ہیں کے اعزاز میں استقبالیہ پارٹی ترتیب دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کہ محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ نے کی محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد محترمہ صادقہ رمضان صاحبہ نے ہر دو معزز بہنوں کی خدمت میں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا جس میں دونوں نومسلم بہنوں کو ان کی ربوہ میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ ان بہنوں کے قبول اسلام اور پھر دور دراز ملکوں سے ربوہ کی زیارت کے لئے آنا خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق ہے۔

اس کے بعد محترمہ جمیلہ کوپ مین صاحبہ نے چند الفاظ میں سب کا شکریہ ادا کیا اور احمدی بہنوں کے پُرخلوص سلوک کا شکریہ ادا کیا۔ محترمہ عثمان چینی صاحب کی والدہ صاحبہ چونکہ چینی زبان کے علاوہ کوئی اور زبان نہیں جانتیں اس لئے وہ اپنے خیالات عثمان صاحب سے اردو میں لکھوا کر لائی تھیں جو محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ نے پڑھ کر سنائے۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مختلف مقامات سے یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسوں کی روداد میں اتنی کثرت سے موصول ہو رہی ہیں کہ ان کی اشاعت کی گنجائش نہیں ہے لہذا ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں جہاں سے جلسوں کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:۔

جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ۔ جماعتِ احمدیہ چک ۲۷۰ غ ب کا چیلو ضلع تھرپارکر۔ چک ۸۹ ر ب رتن ضلع لائل پور۔ کروندی ضلع خیرپور۔ ہیڈلنز فیلڈ انگلستان۔ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ رحیم یار خاں۔ چھور چک ۱۱۲ ضلع شیخوپورہ۔ بالاکوٹ۔ چک ۹۱-۸ ر ب۔ محمود آباد ضلع ملتان۔ رسول ضلع گجرات۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی۔ علی پور گھلواں۔ قبولہ ضلع منٹگمری۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ چک ۱۸۴ ضلع بہاول نگر۔ چک ۱۶۶ ر ب مراد ضلع بہاول نگر۔ حافظ آباد۔ بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ جڑانوالہ۔ میرپور آزاد کشمیر۔ حویلیاں ضلع ہزارہ۔ حبیب آباد منٹگمری۔ جھنگ صدر۔

جمع صلوٰتین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

اگست ۱۹۴۳ء کی بات ہے محلہ دارالبرکات قادیان میں بادل اور کیچڑ کی وجہ سے مغرب وعشاء جمع ہو گئی۔ بعض احباب نے اختلاف کیا کہ معمولی معمولی باتوں پر نمازیں جمع کرا لیجاتی ہیں۔ نظارت تعلیم وتربیت میں یہ معاملہ رکھا گیا۔ نظارت نے مفتیٔ سلسلہ کی رائے معلوم کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور معاملہ بغرض فیصلہ پیش کیا گیا۔ حضور نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا:۔

"یہ فتوےٰ درست ہے۔ معمولی اجتماعوں میں نماز جمع نہ ہونی چاہیئے نماز جمع صرف قومی اجتماعات میں ہم کرتے ہیں۔ اور اس کے بغیر جب انتظام میں تکلیف مالایطاق ہو یا سفر یا بارش ہو یا سخت کیچڑ ہو۔ اور رات کو چلنا خطرناک ہو۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - قادیان)

نمبر ۱۳۴۱۴ :- میں معین الدین ولد محمد سراج علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن محلہ رام سر بھاگلپور بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ دوسرے لوگوں کی زمین کاشت کرنے پر ہے جس کی سالانہ آمد تقریباً -/۹۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ معین الدین (نشان انگوٹھا)

گواہ شد۔ عبدالعلیم متعلم خود ولد عبدالحکیم صاحب محلہ رام سر۔ بھاگلپور۔

گواہ شد۔ مرزا منور احمد معاون ناظر بیت المال قادیان حال وارد بھاگلپور۔ ۶۴-۶-۲

نمبر ۱۳۴۱۶ :- میں حسن آرا بیگم اہلیہ محمد خورشید عالم صاحب قوم سید مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۶-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیورات قیمتی دو ہزار روپے مشین سلائی قیمتی دو سو روپے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چار ہزار روپے

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد حصہ جائداد داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۴۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اور تازیست اس کا ۱/۱۰ بمد حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ حسن آرا بیگم

گواہ شد۔ محمد خورشید عالم خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد۔ بھاگلپور۔

گواہ شد۔ مرزا منور احمد معاون ناظر بیت المال قادیان۔ حال وارد بھاگلپور

نظارت تعلیم کے اعلانات :-

پوسٹ گریجویٹ وظائف حکومت ٹرکی

رائے پوسٹ گریجوایٹ سٹڈی و ریسرچ کل تعداد ۱۴۔ منجملہ ان کے پانچ ماتحت جنرل کوالیفیشن ڈویلپمنٹ پروگرام۔ فارم درخواست اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (جنرل) منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد سے طلب ہو۔ مکمل درخواستیں ۶۵/۴/۲۶ تک۔ (رپٹ ۶۵/۴/۸)

۲۔ آزاد کشمیر رینگولر فورسز میں کمیشن

تنخواہ کیڈٹ - /۱۵۰ کمیشن ملنے پر - /۴۰۰ الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ۶۵/۴/۳۰ کو عمر ۱۸ تا ۲۲۔ درخواستیں ۶۵/۴/۳۰ تک۔ فارم درخواست آزاد کشمیر رینگولر فورسز سنٹر ادھمری کیمپ راولپنڈی سے یا منسٹری آف ڈیفنس آزاد گورنمنٹ جموں و کشمیر مظفر آباد سے یا آزاد کشمیر کے کسی کالج سے طلب ہو۔

(رپٹ ۶۵/۴/۸)

(ناظر تعلیم ربوہ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

جن بہنوں کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے کم از کم تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک قسط بغرض دعا درج ذیل کی جاتی ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء دیگر مخلص خواتین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نمبر	نام	رقم
۶۶	صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب منجانب والدہ ماجدہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ رض	۳۰۰ روپے
۶۷	محترمہ کرم بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور	۳۰۰ "
۶۸	محترمہ فاطمہ صاحبہ مرحومہ والدہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ	۳۰۰ "
۶۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری پیر محمد صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ	۳۲۵ "
۷۰	محترمہ بیگم صاحبہ محمد دلاور خان صاحب چارباغ ضلع مردان	۳۰۰ "
۷۱	محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ڈرائیور جھنگ صدر	۳۰۰ "
۷۲	محترمہ بیگم صاحبہ میجر محمد عبداللہ صاحب جہاز ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰۰ "
۷۳	حضرت مولوی محمد الدین صاحب سرگودہا	۳۰۰ "
۷۴	محترمہ مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب مسقط	۳۰۰ "
۷۵	محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۳۰۰ "
۷۶	محترمہ تارا بیگم صاحبہ کراچی منجانب مکرم مرزا احسان الحق صاحب مرحوم	۳۰۰ "
۷۷	ایک مخلص بہن از ربوہ جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں	۳۰۰ "
۷۸	محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد الدین صاحب سرگودہا	۳۰۰ "
۷۹	منجانب والدہ ماجدہ سکینہ بیگم صاحبہ	۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

چوہدری ظفر الحسن صاحب کراچی کی وفات

چوہدری ظفر الحسن خان صاحب نہایت شریف متقی پرہیزگار اور جماعت احمدیہ کراچی کے سرگرم رکن تھے۔ حلقہ رام سوامی کے زعیم انصار اللہ بھی تھے اور ان کے ہی مکان پر حلقہ رام سوامی کے اجتماع۔ درس۔ اور نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ بادھ ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۳ فروری ۱۹۶۵ء کو ملیر چھاؤنی ایک دوست کے گھر گئے۔ واپسی پر راستہ میں ہی دل پر حملہ ہوا۔ ہسپتال لے جانا چاہا لیکن انہوں نے کہا گھر لے چلو۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا ہے اور فرشتہ اجل آگیا ہے۔ چنانچہ گھر پر آکر سب بچوں کو جو اس وقت موجود تھے پیار کیا اور کہا میرا سب کو سلام کہہ دیں۔ گھر آکر چونکہ تکلیف زیادہ تھی اس لئے ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ انھوں نے دیکھ کر ٹیکہ لگایا اور ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔ فوراً ہسپتال لے گئے لیکن ہسپتال میں طبی معائنہ سے قبل ہی ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے حقیقی مولا سے جاملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے پسماندگان ان کی اہلیہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جن میں سے دو لڑکے اور ایک لڑکی حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رضی اللہ عنہ کے فرزند حافظ عبیداللہ صاحب شہیدؓ (جو ماریشس میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہوئے فوت ہو گئے تھے) کی نواسی میں باقی چار بچے دوسری اہلیہ میں سے ہیں۔ مرحوم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب (سابق مبلغ ماریشس و افریقہ حال پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) کے بہنوئی تھے اور خاکسار کے پسر شیخ مطیع الرحمٰن دہلی کیپ کلین ڈرائی کلینرز زمری کراچی سے ان کی دختر نیک اختر منسوب ہے۔ وفات ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ ربیع ۱۳۴۴ھش (۳ فروری ۱۹۶۵ء) بوقت ساڑھے چار بجے شام بمقام کراچی واقع ہوئی۔ مرحوم اگرچہ موصی تھے لیکن اگلے روز موڑ ٹریفک بند ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کا انتظام نہ ہو سکتا تھا اس لئے رات کو ہی بارہ بجے مقامی قبرستان میں دفن کر دیئے گئے۔

کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا فرماویں اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے اور ان کا کفیل ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(خاکسار حبیب الرحمٰن دارالصدر غربی۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی تعمیر کے لئے عطیہ جات

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

۱/۳/۶۵ سے ۳۱/۳/۶۵ تک مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کی تعمیر کے لئے عطایا جات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دوستوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ فہرست صرف دس روپے یا اس سے زائد عطایا بھجوانے والوں کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ تعمیر ہسپتال کے ایک ضروری حصہ کے لئے عطایا بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار۔ مرزا منور احمد

نام	روپے پیسے	نام	روپے پیسے
جماعت احمدیہ گجرات	۲۳-۰۰	حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
راجہ غالب احمد صاحب سول لائن لاہور	۱۵-۰۰ "	قاضی محمود اکبر صاحب اوکاڑہ	۴۰-۰۰
محمود احمد صاحب کوئٹہ	۱۰-۰۰ "	مکرم محمد بشیر احمد صاحب صدر جماعت جھنگ	۱۰-۰۰ "
احباب جماعت حلقہ دہلی گیٹ لاہور	۹۱-۰۰ "	ظہور اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو انشاء اللہ خانصاحب لاہور	۵۰-۰۰ "
بیگم صاحبہ میجر عزیز احمد صاحب راولپنڈی	۱۰۰-۰۰ "	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر احسان علی صاحب سول لائن لاہور	۱۰-۰۰ "
لجنہ اماء اللہ چھانگا مانگا	۲۱-۵۰ "		

کینیڈا میں رہنے والے احمدی نوجوان

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ تحریر فرماتے ہیں کہ تمام وہ احباب جن کے احمدی اعزا و اقربا یا دوست کینیڈا میں ہوں اور ان کے پتہ جات سے آگاہ ہوں انہیں فوری طور پر مطلع کر دیں۔ تا کہ ان کو مقامی جماعت کے نظام سے منسلک کیا جا سکے۔ ان کا ایڈریس یہ ہے:۔

Mian Ataullah Sahib
25 BOWIE Ave TORONTO – 10
(CANADA)

(ڈاکٹر سردار حمید احمد)

ربوہ میں سکنی پلاٹ کی خرید کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

نظارت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے پاس ایک عدد قطعہ نمبر ۳۶/۲۰ برقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ نہایت ہی مناسب موقعہ پر قابل فروخت ہے۔ خریدنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ اپنی آفر ایک ماہ تک نظامت جائیداد میں بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ نور محمد مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

اعلانات لجنہ اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو مڈل سکول گھٹیالیاں میں جاری ہے۔ اس کے لئے ایک میٹرک ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند لڑکیاں اپنی درخواستیں جلد از جلد مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

۲۔ جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ناصرات کا امتحان ۲ مئی کو ہو رہا ہے۔ سوالات کے پرچے ہمارے دفتر سے بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی شہر کی ناصرات کو پرچے نہ ملے ہوں تو وہ جلد مطلع فرمائیں۔ تا کہ انہیں دوبارہ بھجوا دیئے جائیں۔
نوٹ:۔ چھوٹے گروپ کا امتحان کامیابی کی راہیں حصہ اول اور بڑے گروپ کے لئے کشتی نوح ہے۔

۳۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر سال کا دوسرا امتحان ستمبر میں منعقد ہو گا۔ جس کا نصاب "تربیتی نصاب حصہ دوم" مقرر ہے۔ جن لجنات کے پاس اس نصاب کی کاپی نہیں ہے وہ ہم سے منگوا لیں۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

—• میری حقیقی ہمشیرہ صاحبہ بیوہ سید محمد شاہ صاحب مدت سے بیمار ہیں۔ خاکسار اسماعیل محمد یعقوب لاہور

—• مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ جو ہمارے ایک مجاہد بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ جرمنی کے والد ماجد ہیں حج کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ وکیل المال تحریک جدید

—• خاکسار امسال ایم۔ اے عربی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ عطاء المجیب راشد بی۔ اے ابن مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

—• خاکسار بعض مقدمات کی وجہ سے پریشان ہے۔ شیخ خلیل الرحمٰن احمدی جہلم

—• خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اپنی کان میں پھوڑے (رسولی) کی تکلیف کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ یوسف سلیم متعلم جامعہ احمدیہ

—• میرے بھائی عزیزم محمد صدیق صاحب بغرض تعلیم کینیڈا جا رہے ہیں۔ احمد بی بی ربوہ

—• خاکسار کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے مختلف عوارض کے باعث صاحب فراش ہیں۔ محمد اسلم صابر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

—• مکرم شمس الدین صاحب بنگالی حال کھاریاں چھاؤنی جو کہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں کے پیٹ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ ایم منظور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں

—• خاکسار کافی عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ خاکسار محمد رمضان چک ۹۱ محمود آباد

—• میری لڑکی زبیدہ امسال جے وی کلاس کا امتحان دے رہی ہے۔ خاکسار نصر اللہ خان سکول ماسٹر تولیکی ضلع گوجرانوالہ

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانات نکاح

۱۔ مکرم منشی سبحان علی صاحب مرحوم (سابق خوشنویس اخبار الفضل ربوہ) کے دوسرے فرزند عزیزم نصیر احمد صاحب ایم۔ اے کا نکاح عزیزہ نصیرہ اختر بی۔ اے آنرز بنت ملک بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مورخہ ۱۶/۴/۶۵ کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مکرم فضل کریم صاحب نے بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو آمین۔ خاکسار منشی رمضان علی ربوہ

۲۔ میری لڑکی مسماۃ فضیلت بشرہ کا نکاح میرے بھتیجے مسمی ماشاء اللہ خان کے ساتھ بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے بتاریخ ۲۲ مارچ ۶۵ء کو بمکان میرے بھائی انشاء اللہ خان صاحب پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہمارے دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے متمتع فرمائے۔ آمین
خاکسار:۔ فضل الٰہی والد فضیلت بشرہ مقیم لاہور

پتہ جات درکار ہیں

۱۔ ملک بلاغ الدین صاحب بلاک ۹۳ ہاؤسنگ کالونی داؤد خیل ضلع میانوالی کے موجودہ ایڈریس کی اشد ضرورت ہے۔

۲۔ مکرم عبدالغنی صاحب مغنی فاروقی موصی نمبر ۱۵۴۷ ولد مولوی عبداللطیف صاحب فاروقی سابق ساکن پرانا انار کلی لاہور۔ سابق ساکن کوارٹر نمبر ۹ اختر آباد بیرون سرکی دروازہ پشاور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔

۳۔ مکرم محمد روشن صاحب موصی نمبر ۱۵۳۷۴ ولد احمد خان صاحب سابق ساکن نمی پور گکھڑاں سابق ساکن مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۸ فیض باغ لاہور کا پتہ درکار ہے۔ جن احباب کو ان دوستوں کے پتہ جات کا علم ہو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جو شخص نیکیاں بجا لانے میں دوام اختیار نہیں کرتا اُس کیلئے بڑے خطرہ کا مقام ہے

خلوص اور نیکی میں مداومت اختیار کرو تا کہ تم مسلسل ترقی کرتے چلے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نیکیوں میں مداومت اختیار کرنے کی اہمیت واضح کرتے فرماتے ہیں:-

"خدا کے بندوں اور دنیاوی بندوں میں یہی امتیاز ہے کہ خدا کے بندے ایک طرف استقلال کے ساتھ کوشش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں۔ پھر اسی طرح دینی و دنیاوی علماء میں بھی یہ فرق ہے کہ بڑے بڑے دنیادار بڑھاپے میں جاکر رک جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے لوگ آتے ہیں جو نوجوان ہوتے ہیں اور ان پہلوں کو پیچھے ہٹایا جاتا ہے لیکن دینی علماء جن کا خدا کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ ہمیشہ ترقی ہی کرتے ہیں۔ ان کی ابتدائی اور آخری حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے وہ جوں جوں جسمانی طور پر کمزور ہوتے جاتے ہیں ان پر زیادہ روحانی علوم کھلتے جاتے ہیں۔ کیا یہ امر ثابت نہیں کرتا کہ نیک بندوں کا منبع اور ہے اور دنیاوی انسانوں کا منبع اور ہے۔ یہ تو بے شک کمزور ہوتے ہیں لیکن ان کا منبع کمزور نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو اس وقت علوم سکھائے جاتے ہیں جب کہ رات کو لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں۔

پس انسان جس کام کو شروع کرے اس پر مداومت کرے چھوڑے نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ فلاں کی طرح نہ ہو جانا جو پہلے تہجد پڑھا کرتا تھا اور پھر چھوڑ دی۔ تو درحقیقت یہ بڑی بری بات ہے کہ انسان ایک کام شروع کرکے پھر اسے چھوڑ دے۔ دیکھو اگر تم کل کی طرح آج بھی کام کروگے تو کل کا کام بھی تمہارے کام آئے گا لیکن اگر آج کام نہیں کروگے تو کل کا کیا ہوا کام بھی ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری کل کی خدمتیں کل کے روزے کل کی نمازیں کام نہیں دے سکتے جب تک آج بھی اسی جوش کے ساتھ کل والے کام نہ کروگے۔ پس اپنے اعمال میں جھٹکے نہ دو جو شخص اپنے اعمال میں جھٹکے دیتا ہے اس کے لئے بڑے خطرے کا مقام ہے اپنے خلوص اور نیکی میں ترقی کرو کل سے زیادہ آج تمہاری ترقی ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگوں میں اور خصوصاً طالب علموں میں یہ بڑا مرض ہے کہ وہ ایک وقت اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کرتے ہیں اور پھر تھوڑی مدت کے بعد بالکل سست ہو جاتے ہیں۔ اس کی بجائے اگر وہ پہلے ہی اپنی طبیعت پر بوجھ ڈالکر اور صبر کرکے تھوڑا کام کریں اور اپنے اندر ذخیرہ جمع رکھیں تو اگلے دن پہلے سے زیادہ ہمت کے ساتھ کام کر سکیں۔

اس دوام سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں قبض و بسط سے انکار کرتا ہوں۔ مگر ایک قبض وہ ہے جو انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے یہ قبض اچھی نہیں اور ایک وہ قبض ہے جو خود بخود ایک حد تک انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ قبض کی مثال رسہ کشی کی سی ہے۔ ایک شخص دوسرے شخص سے رسہ کھینچ کر لے جائے تو اس کا قصور نہیں۔ لیکن اگر یہ تھوڑا سا کھینچ کر ہمت ہار کر بیٹھ جائے تو یہ اس کی سستی ہوگی۔ تو قبض و بسط کا سلسلہ اور ہے اس میں قبض بھی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے اور اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی کسی کو جبراً پکڑ کر لے جائے یا مثلاً نماز میں وہ ذوق اور شوق نہ پیدا ہو جو اسے پہلے حاصل تھا لیکن باوجود اس کے پھر وہ توجہ سے پڑھتا ہے اور اسے چھوڑتا نہیں تو یہ قبض کہلائے گی۔ لیکن یہ ترقی کا ذریعہ ہوگی اور اگر چھوڑ دے تو پھر وہ قبض نہیں کہلائے گی۔ بلکہ اس کی سستی ہوگی۔ تو روحانیت کا یہ ایک جزو ہے کہ انسان اعمال میں دوام اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بالخیر کرے۔ ہم ہمیشہ آگے ہی ترقی کریں اور اس کی رحمت کے نیچے رہیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہمارا قدم پیچھے پڑے بلکہ ہم آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔"

(الفضل ۳۰ اکتوبر ۲۲ ۱۹ء)

تیرے در پہ ہی میری جان نکلے
خدایا یہ مرا ارمان نکلے
کبھی نکلے نہ دل سے یاد تیری
کبھی سر سے نہ تیرا دھیان نکلے

(کلام محمود)

مجالس انصاراللہ ضلع جھنگ کا سالانہ تربیتی اجتماع

چنڈ بھروانہ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تشریف آوری

خدا تعالےٰ کے فضل سے انصاراللہ ضلع جھنگ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶ اپریل ۶۵ء بروز جمعہ چاہ ولڑیانہ موضع چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ میں منعقد ہوا۔ دس بجے صبح پہلا اجلاس زیر صدارت ناظم صاحب انصاراللہ ضلع جھنگ مکرم ایم۔ بی احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد علی صاحب آف چنڈ بھروانہ نے کی نظم مکرم محمد صادق صاحب آف جھنگ صدر نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا مربی سلسلہ نے "جماعت احمدیہ کے فرائض" کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔ بعدہ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے "تربیت اولاد" پر لیکچر دیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب آف مجوکہ نے "الہام الٰہی اور ہستی باری تعالیٰ" پر تقریر کی اور بارہ بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔

کھانا کھانے کے بعد خطبہ جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دیا۔ آپ نے دورانِ خطبہ جماعت احمدیہ پر احسانات خداوندی نہایت دلنشین پیرایہ میں بیان فرمائے جس سے حاضرین بے حد محظوظ ہوئے۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ و عصر اکٹھی باجماعت ادا کرنے کے بعد زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ اللہ یار صاحب نے کی اور نظم مکرم شبیر احمد صاحب وکیل المال نے پڑھی اس کے بعد مکرم نسیم صاحب سیفی نے "افریقہ میں احمدیت" کے موضوع پر بہت ہی پرمغز لیکچر دیا۔ اور تبلیغی حالات بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے نظم پڑھی۔ اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصاراللہ مرکزیہ نے صدارتی تقریر فرمائی اور نہایت دلنشین طریقہ سے انصاراللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جو قیام توحید کے سلسلہ میں ان پر عاید ہوتے ہیں۔ فی زمانہ توکل نہ کرتے ہوئے سفارش، جھوٹ، رشوت اور دولت جیسے بتوں پر تکیہ کیا جاتا ہے آپ نے ان سے کلی پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی۔

حاضری کٹائی کے موسم کے باوجود توقع سے زیادہ تھی، نیز کافی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے۔ جھنگ صدر سے کثیر تعداد میں احباب انصار، خدام، اطفال شامل ہوئے۔ مقامی احمدی مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ ان کے واسطے پردہ کا انتظام تھا۔

(زعیم انصاراللہ جھنگ صدر)

تقریب شادی

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار میرے چھوٹے بھائیوں عزیزان چوہدری عبدالوحید صاحب اور چوہدری عبدالکریم صاحب پسران محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ حال پیرو چک ضلع سیالکوٹ کی تقریب شادی ہوئی۔

عزیز عبدالوحید کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب آف پڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ اور عزیز عبدالکریم کا نکاح عزیزہ نیرہ سلطانہ بنت چوہدری شیر محمد صاحب آف پیرو چک سے قرار پایا تھا۔

محترم والد صاحب نے مورخہ ۱۲ ؍ ۶۵ کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ قریبی دیہات کے احمدی اور دیگر غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(عبدالعزیز واقف زندگی، مہتمم مقامی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

امسال مربیان کے سالانہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نصاب تجویز کرکے تاریخ امتحان ۲۵ اپریل ۱۹۶۵ء مقرر کی گئی تھی جو بعض وجوہات کی بنا پر تبدیل کرکے ۱۶ مئی ۱۹۶۵ء مقرر کی جاتی ہے۔ جملہ مربیان مطلع رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲